ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

غیر مسلم مؤرخین کے مطالعہ سیرت طیبہ میں مذھبی تعبیرات پر تنقید:(تجزیاتی مطالعہ)

CRITICISM OF RELIGIOUS INTERPRETATIONS IN THE STUDY OF SEERAT TAYYIBA BY NON-MUSLIM HISTORIANS: (ANALYTICAL STUDY)

Dr. Khubaib ur Rehman
Lecturer. Department of Islamic Studies
Government Allama Iqbal Graduate College, Paris Road Sialkot
Khubaibrehman223@gmail.com
Dr. Abdul Rahman
A.Lecturer Department of Islamic Studies
University of Gujrat, Gujrat Pakistan
Onlyimran210@gmail.com

ABSTRACT:
There are a large number of non-Muslim biographers who have studied the biography of the Prophet Muhammad (peace be upon him). Some non-Muslims have similar views on the biography, while others have different views, which clearly shows a contradiction in their views. The most important weapon of non-Muslim biographers in studying the biography is their critical attitude. The aim of the critical attitude was to cast doubt on the religion of Muslims, so that Muslims would hate their own religion. Non-Muslim biographers have interpreted the state of revelation, which is a divine law for the human race, as epileptic seizures, although this is a hypothetical assumption of theirs that has been fabricated and has no basis in fact. Thus, the Prophet Muhammad (peace and blessings of Allah be upon him) has been criticized for inventing a new religion, for wanting to gain a special status for himself. Objecting to the sources of knowledge of the Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), the source of the Prophet's teachings has been declared to be the teachings of the Christians. He did not acquire his knowledge of religion from the Christians. The Prophet's prophethood has also been cast into doubt, and it has been said that he had doubts about his being a messenger. Non-Muslim biographers have also accused the Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) of worshipping other than Allah, and that he gave a place to idolatry in Islam. The religious matters in the biography of the Prophet Muhammad (peace be upon him) are of great importance. Objecting to them is like demolishing the building of Islam, and these people did so to make Islam doubtful, so that people would become disgusted with Islam and the Prophet of Islam. In this discussion, the criticism of non-Muslim biographers on religious matters related to the biography has been analyzed along with arguments.

Keywords: *Non-Muslims, Biography, Critical attitude, Revelation, Epileptic*

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

غیر مسلم سیرت نگاروں کی ایک بڑی تعداد ہے جنہوں نے سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ کیا ہے۔ سیرت کے بارے میں کچھ غیر مسلموں کے خیالات ایک جیسے ہیں، جب کہ کچھ مختلف نظریات رکھتے ہیں، جس سے ان کے خیالات میں تضاد واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ سیرت کے مطالعہ میں غیر مسلم سیرت نگاروں کا سب سے اہم ہتھیار ان کا تنقیدی رویہ ہے۔ تنقیدی رویہ کا مقصد مسلمانوں کے مذہب پر شک ڈالنا تھا، تاکہ مسلمان اپنے ہی مذہب سے نفرت کریں۔ غیر مسلم سیرت نگاروں نے وحی کی کیفیت کو، جو کہ نسل انسانی کے لیے ایک الہامی قانون ہے، مرگی کے دورے سے تعبیر کیا ہے، حالانکہ یہ ان کا ایک فرضی مفروضہ ہے جو من گھڑت ہے اور حقیقت میں اس کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک نیا مذہب ایجاد کرنے، اپنے لیے ایک خاص مقام حاصل کرنے کی خواہش کے لیے تنقید کی گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے ذرائع پر اعتراض کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا ماخذ عیسائیوں کی تعلیمات کو قرار دیا گیا ہے۔ اس نے مذہب کا علم عیسائیوں سے حاصل نہیں کیا۔ نبی کی نبوت کو بھی شک میں ڈالا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ ان کے رسول ہونے میں شک تھا۔ غیر مسلم سیرت نگاروں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرنے کا الزام لگایا ہے اور یہ کہ آپ نے اسلام میں بت پرستی کو جگہ دی ہے۔ سیرت نبوی میں دینی امور کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ ان پر اعتراض کرنا اسلام کی عمارت کو گرانے کے مترادف ہے، اور ان لوگوں نے اسلام کو مشکوک کرنے کے لیے ایسا کیا، تاکہ لوگ اسلام اور پیغمبر اسلام سے بیزار ہو جائیں۔ اس بحث میں سیرت سے متعلق مذہبی معاملات پر غیر مسلم سیرت نگاروں کی تنقید کا دلائل کے ساتھ تجزیہ کیا گیا ہے۔

ابتدائیہ:

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت و فلاح کے لئے انبیاء و رسل کو مبعوث کیا، اور اس کی آخری کڑی حضرت محمد ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں سابقہ انبیاء کی تعلیمات کی نفی کرنے آیا ہوں۔ بلکہ آپ ﷺ نے ہمیشہ یہی فرمایا کہ میں ان کی تصدیق و تائید کرنے آیا ہوں اور جو ان کتابوں میں تحریفات ہوئیں ان کی اصلاح کرنے کے لئے آیا ہوں۔ اب اللہ رب العزت کے ہاں کوئی دوسرا دین مقبول نہیں ہے۔ جو شخص دینِ اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین پر عمل کرے گا وہ عند اللہ مقبول نہیں ہو گا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ[1]

"جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہو گا۔"

نبی اکرم ﷺ سے پہلے جتنے بھی پیغمبر آئے ان کی زندگی اور دعوتی جدوجہد کا تفصیلی ریکارڈ موجود نہیں ہے، نبی اکرم ﷺ دنیا کی واحد عظیم ہستی ہیں کہ جن کی سیرت کا ہر پہلو ایک روشن باب کی طرح ہے۔ لیکن افسوس اس بات پر ہے کہ اس عظیم ہستی کو معاندینِ اسلام نے جس انداز میں تنقید کا نشانہ بنایا اور ان پر تہمتیں دھریں، ویسا رویہ شاید ہی انہوں نے کسی بڑے آدمی کے ساتھ اختیار کیا ہو گا۔ نبی ﷺ کی شان میں غیر مسلموں نے جس دیدہ دلیری سے کذب و بہتان کا سلسلہ شروع کیا تھا اس سلسلہ کی آخری شکل مستشرقین کا وجود میں آنا ہے۔ انہوں نے براہِ راست اسلامی علوم کا مطالعہ کیا اور بالخصوص سیرت النبی ﷺ کو زیرِ بحث لائے۔ مطالعہ کے بعد انہوں نے جدید تحقیق کے نام سے جو کاوشیں کیں ان میں دانستہ یا ناقص معلومات کی بنا پر اسلامی تعلیمات کا مذاق بنایا گیا اور سیرتِ رسول ﷺ کو شاطرانہ انداز میں مکروہ بنا کر پیش کیا گیا۔ اس کا مقصد مسلمانوں کی نئی نسل کو ان کے رسول ﷺ کی سیرت و کردار کے متعلق شبہات میں مبتلا کرنا تھا اور نبی ﷺ کی تعلیمات سے منحرف کرنا تھا۔ ایسے لوگ کافی تعداد میں موجود ہیں جنہوں نے سیرت رسول ﷺ پر گفتگو کی ہے۔ اپنے ان مقاصد اور منصوبوں کو کامیاب بنانے کے لئے مغرب جدید ذرائع ابلاغ کی مدد سے مختلف ہتھکنڈے استعمال کر رہا ہے اور وسیع پیمانے پر نبی ﷺ کے حوالے سے غلط فہمیاں پھیلا رہا ہے۔

ذیل میں غیر مسلم مؤرخین کے سیرت النبی ﷺ سے متعلقہ وہ امور جس پر مذہب اسلام کی بنیاد ہے ان امور پر غیر مسلم مؤرخین کی تنقید اور اس کا تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔

[1] آل عمران 85:3

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

1. وحی کی کیفیت پر اعتراض

وحی رب العالمین کی جانب سے ذریعہ ہدایت ہے لہٰذا اسی کے مطابق زندگی گزارنے سے انسان دونوں جہانوں میں کامیاب و کامران ہو سکتا ہے۔ وحی زمین پر نسلِ انسانی کے لئے خدائی دستور ہے وحیِ الٰہی سے بغاوت کرنے اور اس کی پیروی کے بغیر معاشرہ دنیا و آخرت میں کسی قسم کی کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ جہاں تک وحی کی پیروی اور ضرورت کا تعلق ہے تو جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا تھا تو وحی کی پیروی کرنے اور اسی کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کی تلقین کی تھی۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ[2]

"ہم نے کہا تم سب یہاں سے چلے جاؤ جب کبھی تمہارے پاس میری ہدایت پہنچے تو اس کی تابعداری کرنے والوں پر کوئی خوف و غم نہیں۔"

وحیِ الٰہی کی پیروی دنیا و آخرت کی نجات ہے۔ لیکن اس سب کے باوجود جب کہ دینِ اسلام کی بنیاد وحیِ الٰہی پر ہے غیر مسلموں نے اس پر اعتراض وارد کیا تاکہ دینِ اسلام کی بنیاد کو ہی جڑ سے کھوکھلا کیا جا سکے۔ وحی کی کیفیت کے حوالے سے کئی افسانے تراشے گئے جن کا حقیقت سے ذرا بھر بھی تعلق نہیں تھا۔ مثلاً وحی کے نزول کے وقت حضور اکرم ﷺ کو پسینہ آنا، جسم کا کانپنا، یا حالتِ وحی میں آپ ﷺ پر رعب کا طاری ہونا یہ کیفیات دراصل قدرتی ہیں کیونکہ رب ذوالجلال کا کلام کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اور اللہ رب العزت نے اپنے مؤمن بندوں کا یہ وصف بیان فرمایا ہے:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ[3]

"پس ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر آتا ہے تو ان کے قلوب ڈر جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ لوگ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔"

مؤمن کا یہ وصف ہے جب اللہ کا ذکر ہوتا ہے تو رب تعالیٰ کا خوف اس کے دل میں داخل ہو جاتا ہے۔ علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی روشنی میں لکھتے ہیں:

"وهذه صفة المؤمن حق المؤمن الذي اذا ذكر الله وجل قلبه اي خاف منه ففعل اوامره وترك زواجره"[4]

"اور یہ صفت مؤمن کی ہے۔ مؤمن کا یہ حق ہے جب اللہ کا ذکر کیا جائے اس کا دل ڈر جائے یعنی رب کے خوف سے پھر وہ جن کاموں کا (اللہ) نے حکم دیا ہے ان کو کرے اور جن کاموں سے روکا ہے ان سے رک جائے۔

گویا کہ رب ذوالجلال سے ڈرنا مؤمن کا وصف ہے۔ پیغمبرِ اسلام پر حالتِ وحی میں کلامِ خداوندی سے حضور ﷺ کی کیفیت میں جو تبدیلی رونما ہوتی تھی بعض غیر مسلموں نے اسی کیفیت کو مرگی کا دورہ قرار دیا ہے۔ جبکہ بعد میں آنے والے اکثر غیر مسلموں نے آپ ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کیا اور یہ بات کہنے پر مجبور ہوئے کہ ایسا شخص جو تمام جزیرہ عرب کا فاتح ہو، جس نے انسانیت کی ترقی و بہبود کے لئے ایسے اصول و قوانین کو وضع کیا جو اپنی مثال آپ ہیں، وہ اس بیماری کا شکار کیسے ہو سکتا ہے یا ایسے کارہائے نمایاں ایک ایسے شخص سے کیسے ہو سکتے ہیں جو (نعوذ باللہ) لاچار و ناتواں ہو۔ لہٰذا ان غیر مسلموں نے ایسے خیالات رکھنے والوں کی تردید کی۔

ایڈورڈ گبن حضور ﷺ پر مرگی کے الزام کو تھیوفینز، زونارس اور دوسرے یونانیوں کی تہمت قرار دیتا ہے گبن لکھتا ہے:

"The epilepsy, or falling sickness of Muhammed, is asserted by Theophanes, Zonaras and the rest of the Greeks; and is greedily swallowed by the gross bigotry of Hottinger,...Prideaux...and Maracci... ."[5]

---

[2] البقرۃ، 38:2

[3] الانفال، 2:8

[4] ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر، تفسیر القران العظیم، دار الکتب العلمیۃ منشورات محمد علی، یضون، بیروت، لبنان، ج4، ص9

[5] Gibbon, Edward, The decline and the fall of the Roman Empire, London, Dant & Sons, 1962, v ol. 5, p 270

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

"مرگی یا محمد کی گرتی ہوئی بیماری پر تھیوفینز، زونارس اور بقیہ یونانیوں نے زور دیا ہے، جس کو ہوٹنگر، پرائیڈوکس اور مراقی کے شدید مجموعی تعصب کے لالچ نے نگل لیا ہے۔"

گویا کہ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ غیر مسلموں نے وحی کی کیفیت کو مرگی کے دوروں سے تعبیر کیا ہے، یہ محض ان کا وہم ہے یہ صرف وحی پر ہی اعتراض نہیں ہے بلکہ پورے دین کو مشکوک بنانا ہے۔اس قسم کے اعتراضات کر کے لوگوں کو دین اور پیغمبر اسلام سے متنفر کرنے کی سازش ہے جبکہ ہمارے مذہب کی بنیاد وحی الٰہی پر ہے۔

گبن کے نزدیک حضور ﷺ پر مرگی کے الزام کا مقصد لوگوں کے دلوں میں آپ ﷺ کے خلاف نفرت کے جذبات پیدا کرنا ہے جب کہ اس طرح کے الزام سے نفرت کی بجائے آپ ﷺ کے لئے ترحم کے جذبات پیدا ہوں گے۔اس کے الفاظ ہیں:

"His epileptic fits and absurd calumny of the Greeks would be an object of pity rather than abhorrence."[6]

"اس کے مرگی کے دورے اور یونانیوں کی مضحکہ خیز حرکات، نفرت کی بجائے ترحم کے جذبات پیدا کرتے ہیں۔"

منٹگمری واٹ جو کہ خود اسلام اور پیغمبرِ اسلام کے خلاف اپنا اندرونی زہر اگلنے کے بہانے تلاش کرتا ہے وہ بھی غیر مسلموں کے اس الزام کی پرزور انداز میں مذمت کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"On some occasions at least there were physical accompaniments. He would be gripped by a feeling of pain, and in his ear's there would be a noise like the reverberation of a bell. Even on a very cold day the bystanders would see great pearls of sweat on his forehead as the revelation descended upon him. Such accounts led some western critics to suggest that he had epilepsy, but there are no real grounds for such a view. Epilepsy leads to physical and mental degeneration, and there are no signs of that in Muhammad; on the contrary he was clearly in full possession of his faculties to the very end of his life."[7]

"(نزولِ وحی کے وقت) کبھی کبھی کچھ جسمانی عوارض بھی پیش آتے تھے۔آپ کو شدید درد کا احساس ہوتا، کانوں میں گھنٹی کی سی گونج کی آواز سنائی دیتی، جب وحی کا نزول ہوتا تو پاس کھڑے ہوئے لوگ شدید سردی کے عالم میں بھی آپ کے چہرے پر پسینے کے موتی دیکھتے۔اس قسم کی چیزوں سے بعض مغربی نقادوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ آپ مرگی کے مریض تھے لیکن اس خیال کی کوئی حقیقی بنیاد نہیں ہے۔مرگی انسان کو ذہنی اور جسمانی طور پر کمزور کر دیتی ہے لیکن محمد (ﷺ) میں اس قسم کے کوئی آثار نظر نہیں آتے۔اس کے برعکس آخر تک آپ کے تمام ذہنی اور جسمانی قوٰی واضح طور پر صحیح اور سلامت تھے۔"

یہاں پر اگر طبی نقطہ نظر کو بھی سامنے رکھا جائے تو یہ بات زیادہ بہتر طور پر سمجھ آسکتی ہے کہ ماہرینِ طب نے جو علامات مرگی کے مریض کی بتائی ہیں وہ کسی بھی طرح حضور ﷺ پر صادق نہیں آتیں۔

ڈاکٹر محمد شمیم اختر قاسمی اپنی کتاب "سیرتِ نبوی ﷺ پر اعتراضات کا جائزہ" میں اس بیماری کی صورت اور کیفیت بیان کرتے ہوئے 'چیمبرز انسائیکلوپیڈیا' کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"صرع اس بیماری کو کہتے ہیں جس میں دفعتاً بے ہوشی طاری ہو اور اعصاب تنفس کے تشنج اور سانس لینے کے منفذ کے بند ہونے سے اعصاب اختیاری بے اختیار شدت سے بھڑکنے لگیں اور کبھی کبھی سانس بالکل بند ہو جائے۔اس بیماری کا مریض اکثر پاگل ہو جاتا ہے اور بسا اوقات اس کا حافظہ جاتا رہتا ہے اور اس میں تیزی اور چستی نہیں رہتی اور ایسی مردہ دلی اس پر چھا جاتی ہے جو اس کو

[6]The decline and the fall of the Roman Empire, p: 270

[7]Watt, Montgomery, Muhammad Prophet and Statesman, Oxford University Press, Amen House, London, 1961, p18،19

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

دنیا کے باقاعدہ کاروبار سے معذور کر دیتی ہے۔ بدہضمی بھی اکثر ہوتی ہے اور تمام قوائے جسمانی میں ضعف اور ناطاقتی گھر کر جاتی ہے، جس کی وجہ سے مصروع کے چہرے سے دائمی نقاہت کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ یہ بات کچھ بعید نہیں ہے کہ اس کے ساتھ مصروع کے ذہن میں اپنے ضعف و نقاہت کا یقین بہ خوبی جم جاتا ہے اور مشقت طلب اشغال سے نفرت ہو جاتی ہے۔ بالخصوص ایسے اشغال سے جن میں اس پر عام اندازہ سے زیادہ نظریں پڑیں۔"[8]

یہ وہ بعض علامات ہیں جو ماہرین بیان کرتے ہیں اس کے مختلف مراحل ہوتے ہیں اور ہر مرحلہ ایک مخصوص دورانیے پر مشتمل ہوتا ہے۔ اب مرگی سے متعلق ان طبی تحقیقات کو ذہن میں رکھ کر سیرتِ طیبہ کا جائزہ لیجیے۔ کیا حضور ﷺ میں زندگی بھر ایسی کوئی بھی علامت پائی گئی جو آپ ﷺ کے اس بیماری میں مبتلا ہونے پر دلالت کرے۔ مؤرخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ ﷺ بچپن اور جوانی میں نہایت تندرست اور قوی تھے۔ لڑکپن اور جوانی میں حضور ﷺ نہایت تندرست و توانا اور قوی الجثہ تھے، بہت تیز چلا کرتے تھے اور زمین پر مضبوط قدم رکھتے تھے۔ تمام عمر آپ ﷺ کو بڑے بڑے خطرات اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑا لیکن آپ ﷺ نے سب کو کمال صبر واستقامت سے برداشت کیا۔ اصل میں غیر مسلموں کا وحی پر طعن و تشنیع کا سبب ہی یہ ہے کہ یہ رسول کے اوصاف و کمالات کا سب سے نمایاں وصف ہے اگر اسی کو مشکوک کر دیا جائے تو دوسرے تمام اوصاف و کمالات خود ہی بے معنی ہو جائیں گے۔

2. نئے دین کی اختراع

اللہ رب العزت نے انسان کی رشد و ہدایت کے لئے جس دین کو نافذ کیا وہ "اسلام" تھا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ[9]

"بے شک اللہ کے نزدیک دین اسلام ہے۔"

تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی دعوت توحید کی ہی رہی، اور ہر آنے والے نبی و رسول نے اسی پیغامِ الٰہی کو آگے اپنی قوم تک پہنچایا۔ نبوت کا جو سلسلہ حضرت آدم سے شروع ہوا تھا وہ پیغمبرِ آخر الزمان ﷺ پر ختم ہو گیا اور آپ ﷺ نے کبھی بھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں سابقہ انبیاء کی نفی کرنے آیا ہوں بلکہ یہی کہا کہ میں ان کے ہی پیغام کو آگے پہنچانے آیا ہوں اور ان کی اور ان کی کتابوں کی تصدیق کرنے آیا ہوں۔

یہاں پر اعتراض اٹھانے والوں نے یہ اعتراض اٹھایا ہے کہ نبی اکرم ﷺ (نعوذ باللہ) نئے دین کے بانی تھے۔ اس کی اصل وجہ یہ تھی کہ آپ ﷺ کے اس دنیا میں آنے اور دینِ اسلام کی تبلیغ کی وجہ سے دنیا کا نقشہ ہی بدل گیا، دنیا میں فوز و فلاح کا ماحول برپا ہوا تو غیر مسلموں کو اپنا دنیاوی مفاد خطرے میں پڑتا نظر آیا تو انہوں نے اس طرح کی سازشیں شروع کر دیں کہ یہ کوئی نیا دین ہے، اس سے ان کا مقصد سادہ لوح لوگوں کے دلوں میں شک و شبہ پیدا کرنا تھا اور ان کے دلوں میں دینِ اسلام کی نفرت پیدا کرنا تھا۔ اسی لئے انہوں نے یہ مشہور کر دیا کہ یہ کوئی الہامی دین نہیں بلکہ خود ساختہ مذہب ہے۔ جس کو آپ ﷺ نے یہود و نصاریٰ کے عقائد اور تعلیمات سے متاثر ہو کر ایجاد کیا ہے۔ اور اس کی وجہ ان غیر مسلموں کا آپ ﷺ سے تعصب اور عداوت ہے، کہ آپ ﷺ بنی اسرائیل کی بجائے بنی اسماعیل میں کیوں آئے۔

'ولہاوزن' نبی ﷺ کو نئے مذہب کا بانی قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے:

"وہ اکثر کئی کئی روز تک ویران اور سنسان غارِ حرا کی تنہائی میں بیٹھ کر غور و فکر اور عبادت کیا کرتے تھے۔ شاید برسوں تک وہ اسی قسم کی انفرادی ریاضت میں لگے رہے اور کوئی بات ایسی نہیں کی جس سے انہیں اس خیال کے اور لوگوں سے کوئی امتیاز حاصل ہو سکے۔ لیکن اس دفعہ حنیفی خیالات نے ایسی فطرت میں گھر کیا تھا جو ابتدا ہی سے ہیجان اور وہم کی طرف مائل تھی اور بالآخر جوش کھا کر پھوٹ نکلے۔ اس طرح وہ ایک نبی ہو گئے اور اب انہوں نے اپنے آپ کو اس بات پر مجبور پایا کہ زاہدوں کے خاموش حلقے سے باہر آ کر حق کی تبلیغ کریں۔ اس میں کوئی شبہ کی گنجائش نہیں کہ ان کے اس ارادے کو اس علم نے ایک حد تک تقویت پہنچائی

[8] قاسمی، ڈاکٹر محمد شمیم اختر، سیرتِ نبوی ﷺ پر اعتراضات کا جائزہ، مکتبہ قاسم العلوم، لاہور، پاکستان، ص 91-92

[9] آل عمران، 19:3

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

جو ان کو تورات و انجیل کے قدیم انبیاء کے متعلق تھا اور غالبا اس بات کا بھی کچھ اثر ضرور ہے کہ حنفا کے دلوں میں کسی نئے مذہب کے بانی کے لئے ایک تڑپ عام طور پر پائی جاتی تھی اور جس کی دھندلی سی واقفیت اس سے بھی ہوئی جو یہودیوں کی اس امید کے بارے میں انہیں تھی کہ بہت جلد ایک نبی کا ظہور ہونے والا ہے۔"[10]

ولہاوزن کی اس بات سے یہی چیز واضح ہوتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بذاتِ خود ایک نئے دین کو ایجاد کیا ہے۔ وہ جو بھی بات کرتے ہیں وہ محض ان کے اپنے خیالات کی عکاسی ہوتی ہے جو کہ ان کے اختراع کردہ ہیں۔ اور ایسا اس لئے تھا کہ ان کے اندر نئے دین کو ایجاد کرنے کی تڑپ تھی جس سے وہ لوگوں کے درمیان امتیاز حاصل کر سکیں۔

قرآنِ کریم پچھلی تمام آسمانی کتابوں کا مصدق ہے۔ سابقہ آسمانی کتابوں میں آپ ﷺ کی بعثت کے بارے میں خبر دی گئی ہے، اور اس کی تصدیق و تائید آیاتِ قرآنی سے بھی ہوتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ[11]

"جو لوگ ایسے رسول نبی امی کا اتباع کرتے ہیں جن کو وہ لوگ اپنے پاس تورات و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ ان کو نیک باتوں کا حکم فرماتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں اور پاکیزہ چیزوں کو حلال بتاتے ہیں اور گندی چیزوں کو ان پر حرام فرماتے ہیں اور ان لوگوں پر جو بوجھ اور طوق تھے ان کو دور کرتے ہیں۔ سو جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کی اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے، ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں۔"

انجیل میں بہ کثرت نبی امی کی بعثت کا ذکر ملتا ہے، اس حوالے سے قرآن کہتا ہے:

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَابَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُبِينٌ[12]

" اور جب مریم کے بیٹے عیسیٰ نے کہا اے (میری قوم)' بنی اسرائیل! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں مجھ سے پہلے کی کتاب تورات کی میں تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد آنے والے ایک رسول کی میں تمہیں خوشخبری سنانے والا ہوں جن کا نام احمد ہے۔ پھر جب وہ ان کے پاس کھلی دلیلیں لائے تو یہ کہنے لگے 'یہ تو کھلا جادو ہے۔"

آپ ﷺ کی بعثت کی جو بشارت سابقہ کتابوں میں دی گئی اور جو نشانیاں بیان کی گئیں، اہلِ کتاب ان سے آگاہ تھے۔ اس لئے وہ آپ ﷺ کو نبوت سے سرفراز ہونے کے بعد پہچانتے تھے۔ اس سلسلے میں قرآنِ مجید میں فرمایا گیا:

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمُ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ[13]

"جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ لوگ رسول کو پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ جن لوگوں نے اپنے آپ کو دھوکے میں ڈالا ہے سو وہ ایمان نہیں لائیں گے۔"

یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ آپ ﷺ نے سابقہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی دعوت کو ہی آگے بڑھایا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَوْحَيْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَعِيسَى وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنَاهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَمْ نَقْصُصْهُمْ

[10] احراری، عبد العلیم، سیرۃ نبویؐ اور مستشرقین، مکتبہ جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی، ہندوستان، 1929ء، ص 13-14

[11] الاعراف، 157:7

[12] الصف: 6:61

[13] الانعام، 20:6

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

عَلَيْكَ[14]

"یقیناً ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی کی ہے جیسے کی نوح (علیہ السلام) اور ان کے بعد آنے والے نبیوں کی طرف کی' اور ہم نے وحی کی ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف۔ اور ہم نے داود (علیہ السلام) کو زبور عطا فرمائی۔ اور آپ سے پہلے کے بہت سے رسولوں کے واقعات ہم نے آپ سے بیان کئے ہیں اور بہت سے رسولوں کے نہیں بھی کئے۔"

ایک اور مقام پر اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ[15]

" اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے وہی دین مقرر کیا ہے جس کے قائم کرنے کا اس نے نوح (علیہ السلام) کو حکم دیا تھا اور جو (بذریعہ وحی) ہم نے تیری طرف بھیج دی ہے، اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو دیا تھا، کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا۔"

مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس میں صاف صاف بتایا گیا ہے کہ محمد ﷺ کسی نئے مذہب کے بانی نہیں ہیں، نہ انبیاء میں سے کوئی اپنے کسی الگ مذہب کا بانی گزرا ہے، بلکہ اللہ کی طرف سے ایک ہی دین ہے جسے شروع سے تمام انبیاء پیش کرتے چلے آرہے ہیں اور اسی کو محمد ﷺ پیش کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے حضرت نوح کا نام لیا گیا ہے جو طوفان کے بعد موجودہ نسلِ انسانی کے اولین پیغمبر تھے، اس کے بعد نبی ﷺ کا ذکر کیا گیا ہے، جو آخری نبی ہیں۔ پھر حضرت ابراہیم کا نام لیا گیا ہے جنہیں اہلِ عرب اپنا پیشوا مانتے تھے اور آخر میں حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کا ذکر کیا گیا ہے، جن کی طرف یہودی اور عیسائی اپنے مذہب کو منسوب کرتے ہیں۔ اس سے مقصود یہ نہیں ہے کہ انہی پانچ انبیاء کو اس دین کی ہدایت کی گئی تھی، بلکہ اصل مقصد یہ بتانا ہے کہ دنیا میں جتنے انبیاء علیم الصلاۃ والسلام بھی آئے ہیں، سب ایک ہی دین لے کر آئے ہیں اور نمونے کے طور پر پانچ جلیل القدر انبیاء کا نام لے دیا گیا ہے جن سے دنیا کو معروف ترین آسمانی شریعتیں ملی ہیں۔"[16]

ان تمام باتوں سے یہ چیز واضح ہوتی ہے کہ جو دین انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام لے کر آئے تھے، حضور ﷺ کے ذریعے اس دین کی تکمیل ہوئی۔ جو کمی ان ادیان میں تھی، یا حالات وواقعات کی وجہ سے حکم میں تبدیلی کی ضرورت تھی یا منسوخ کرنے کی ضرورت تھی پیغمبرِ اسلام کے ذریعے سے ان چیزوں کو واضح کیا گیا۔ اور یہ سب کچھ آپ ﷺ اپنی مرضی سے نہیں کرتے تھے بلکہ حکمِ الٰہی سے ایسا کرتے تھے۔

3. ذرائع علم پر اعتراض

غیر مسلموں نے آپ ﷺ کے ذرائع علم پر اعتراض کیا ہے۔ اگر اس کو تسلیم کر لیا جائے کہ وحی من جانب اللہ ہے اور ابلاغ کا ذریعہ ہے تو کوئی اعتراض باقی نہیں رہتا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

يَاأَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ[17]

"اے رسول جو کچھ بھی آپ کو آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے پہنچا دیجئے۔"

دوسرے مقام پر فرمایا:

---

[14] النساء، 4:163، 164

[15] الشوریٰ، 42:13

[16] مودودی، سید ابو الاعلیٰ، مولانا، تفہیم القرآن، مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، نئی دہلی، ہندوستان، 2002ء، ج4، ص486

[17] المائدۃ، 5:67

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَى[18]

"اور نہ وہ اپنی خواہش سے بات کہتے ہیں وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے۔"

ان دونوں آیات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ کو اللہ کی جانب سے بذریعہ وحی علم حاصل ہوا تو اعتراض باقی رہتا ہی نہیں، لیکن غیر مسلموں نے حضور ﷺ کے حصولِ علم پر ان دلائل کے باوجود بھی اعتراض کیا ہے۔ ڈاکٹر محمد شمیم اختر قاسمی غیر مسلموں کی جانب سے حضور اکرم ﷺ کے ذرائع علم کے بارے میں لکھتے ہیں:

شام کے تجارتی اسفار میں راہبوں سے علم حاصل کیا، ورقہ بن نوفل کے بارے میں یہ بات کہی گئی ممکن ہے حضور نے ان سے تعلیمات حاصل کی ہوں، جناب زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہا گیا کہ ان کا تعلق عیسائیت سے تھا اور مسلمان ہونے کے بعد آپ ﷺ کے ساتھ رہتے تھے، ممکن ہے مذہب کی تشکیل و تفہیم میں ان سے مدد لی گئی ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ اور ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کا تعلق بھی عیسائیت سے تھا کوئی بعید نہیں ان لوگوں سے بھی آپ ﷺ نے عیسائیت کے بارے میں واقفیت حاصل کی ہو۔ ولیم میور، ڈریپر، باڈلے، فلپ ایر لنگی اور گولڈ زیہر اس معاملے میں سرِ فہرست ہیں۔[19]

ڈی ایس مارگولیتھ نبی ﷺ کے حصولِ علم کے ذرائع پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"From these remarks we may conclude that, while some information regarding Christianity may have been drawn from Christian slaves or Arabs, Mohammad gained his chief knowledge of Christianity from Syria."[20]

"ان تبصروں سے یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ عیسائیت کے بارے میں کچھ معلومات عیسائی غلاموں یا عربوں سے اخذ کی گئی ہیں۔ محمد نے عیسائیت کا اہم علم شام سے حاصل کیا ہے۔"

اسی طرح منٹگمری واٹ بھی نبی ﷺ کے ذرائع علم پر تشکیکی انداز سے ورقہ بن نوفل کو ذریعہ علم قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے:

"Khadijah's cousin, Waraqah b. Nawfal b. Asad, was a religious minded man who eventually became a Christian. Khadijah had almost certainly come under his influence, and Muhammad may have acquired something of the earnestness of his outlook."[21]

"خدیجہ رضی اللہ عنہا کا چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل جو مذہبی آدمی تھا اور عیسائی مذہب اختیار کر چکا تھا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اس (ورقہ بن نوفل) کی تعلیمات کے زیرِ اثر آچکی تھیں اور محمد ﷺ نے بھی اس (ورقہ بن نوفل) سے اپنے ابتدائی مشن میں کچھ حاصل کیا ہو گا۔"

مندرجہ بالا عبارت میں واٹ نے ورقہ بن نوفل کو نبی ﷺ کے حصولِ علم کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

اسی طرح ڈاکٹر محمد ثناء اللہ ندوی نے اپنی کتاب "علوم اسلامیہ اور مستشرقین" میں فلپ ایر لنگی کے بارے میں لکھا ہے جس میں فلپ کے اس دعوے کے بارے میں لکھا گیا ہے کہ مکہ میں محمد ﷺ کی اکثر یہودیوں سے ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ اور محمد ﷺ اپنے خادم زید سے جو کہ عیسائیوں کا غلام رہ چکا تھا، یہودی اور عیسائی مذہب سے استفادہ کی غرض سے سوالات پوچھا کرتے تھے۔ مدینہ میں محمد ﷺ یہودیوں کے شاگرد رہے اور یہودیوں نے ہی

---

[18] النجم، 53:4-3

[19] سیرت نبوی ﷺ پر اعتراضات کا جائزہ، ص185

[20] Margoliouth, David Samuel,Mohammad and the rise of Islam,G.P.putnam's Sons New York/London, 1905, p 9

[21] Watt, William Montgomery, Muhammad at Mecca, Oxford University Press Amer House, London, p 39

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

آپ ﷺ کو تیار کیا۔ اور جبریل بھی یہودیوں اور مسیحیوں سے متعلقہ داستانوں کو محمد ﷺ کے سامنے بیان کر دیا کرتے تھے۔[22]

جس امکان کی طرف غیر مسلموں نے اشارہ کیا ہے اس پر ہنسی آتی ہے کیونکہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ جب حضور ﷺ کی خدمت پر مامور ہوئے تو ان کی عمر صرف نو(9) سال کی تھی، آپ ﷺ نے خود ان کی تربیت فرمائی اور اسی طرح حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بارے میں جو بات غیر مسلموں نے کہی اس کی کوئی حقیقت نہیں وہ عالی مرتبت اصحاب میں سے ہیں لیکن ان کے علم و فضل کے بارے میں کوئی ضعیف روایت بھی نہیں ملتی، رہی بات حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کی وہ تو سات ہجری میں خدمت نبوی میں تشریف لائیں اور یہ دور کسی بھی صورت میں تعلیم و تعلم کا نہیں سمجھا جا سکتا۔[23]

مندرجہ بالا عبارتوں سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ غیر مسلموں نے نبی اکرم ﷺ کے علم کے ذرائع پر طرح طرح کے نظریات پیش کئے ہیں۔ ان کے ان نظریات میں محض تعصب، جانبداری اور ظن و تخمین واضح طور پر نظر آتا ہے۔ جبکہ قرآن کلامِ الٰہی ہے، جو کہ انسانی قوت اور ذہنی استعداد سے بالاتر ہے اور یہ صرف خالصتاً اللہ کا کلام ہے جس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔

4. رسالت کو مشکوک بنانے کی کوششیں

کسی بھی مسلمان کو رسالت اور پیغامِ رسالت کو مشکوک بنانے کی قطعا اجازت نہیں۔ چہ جائیکہ یہ تصور کرنا کہ خود رسول اللہ ﷺ کو اپنی رسالت کے بارے میں شک ہو گیا ہو، یہ عقل اور نقل کے خلاف ہے۔ مطالعہ سیرت میں غیر مسلموں نے آپ ﷺ کے متعلق یہ کہا ہے کہ (نعوذ باللہ) آپ ﷺ اپنی رسالت کے حوالے سے شک میں مبتلا ہو گئے تھے۔ جیسا کہ منٹگمری واٹ ایک مقام پر لکھتا ہے:

"But the marriage also played a part in his spiritual development. Khadijah had a cousin, Warqah, who had become a Christian, and who is said to have supported Muhammad in his belief that he was receiving revelations similar to those of the Jews and the Christians. It was to Khadijah too that Muhammad turned when in moments of desolation he doubted his commission to be a prophet."[24]

"حضرت خدیجہ کے ساتھ شادی نے محمد (ﷺ) کے روحانی ارتقاء میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کا ایک چچازاد بھائی، ورقہ تھا، جو عیسائی ہو گیا تھا۔ اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس نے محمد (ﷺ) کے اس یقین میں ان کی مدد کی تھی کہ ان پر اسی قسم کی وحی نازل ہوتی ہے جس قسم کی وحی کی تعلیمات یہود و نصاریٰ کے پاس ہیں۔ وہ بھی خدیجہ (رضی اللہ عنہا) ہی تھیں کہ محمد (ﷺ) عالمِ افسردگی میں جب اپنے منصبِ نبوت کے متعلق شکوک و شبہات کا شکار ہوتے، تو انہی کی طرف رجوع کرتے تھے۔"

واٹ ہی ایک اور مقام پر لکھتا ہے:

"It is not surprising that Muhammad is reported to have been assailed by fears and doubts. There is evidence for this in the Quran as well as in the narratives of his life, though it is not certain that at what period he received the Quranic assurances that God had not forsaken him."[25]

"اس بیان میں حیران ہونے کی کوئی بات نہیں کہ محمد ﷺ خوف اور شکوک میں مبتلا ہوئے اس بات کا ثبوت قرآن میں بھی

---

[22] ندوی، ڈاکٹر محمد ثناء اللہ، علومِ اسلامیہ اور مستشرقین، ادارہ نشریات، لاہور، پاکستان، 2009ء، ص 21

[23] جیلانی، ڈاکٹر عبد القادر، اسلام، پیغمبرِ اسلام اور مستشرقین کا اندازِ فکر، مرتب آصف اکبر، کتاب سرائے بیت الحکمت لاہور، پاکستان، 1441ھ-2002ء، ص 197

[24] Muhammad: Prophet and Statesman, P 12

[25] Ibid: P 21

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

موجود ہے اور سیرت کی کتابوں میں بھی، اگرچہ یقین کے ساتھ یہ کہنا ممکن نہیں کہ قرآن کے ذریعے آپ کو یقین دہانی کس موقع پر کرائی گئی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چھوڑا نہیں۔"

واٹ ایک اور جگہ نزولِ وحی کے ابتدائی دور میں حضور ﷺ کی بے یقینی کو ان الفاظ میں پیش کرنے کی کوشش کرتا ہے:

"Soon after the first revelation, he is said to have been encouraged to believe in his vocation by his wife Khadijah and, more particularly by her cousin Warqah."[26]

"ابتدائی وحی نازل ہونے کے بعد خدیجہ نے یقین دلایا کہ آپ ﷺ اللہ کے نبی ہیں اور خدیجہ سے بھی زیادہ یہ یقین دہانی آپ کو ورقہ نے کرائی۔"

غیر مسلم مؤرخین نبی اکرم ﷺ کی طرف ایسی ایسی باتیں منسوب کرتے ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ وحی و نبوت کے حوالے سے ایسے ایسے مفروضے قائم کئے گئے جو نبی کی شان و عظمت کے سراسر خلاف ہیں، ان کی یہ باتیں کیسے تسلیم کی جائیں کہ حضور اکرم ﷺ کو آغازِ نبوت میں اپنے نبی ہونے کے بارے میں شک تھا۔ جبکہ دینِ اسلام کی بنیاد ہی وحی پر ہے اور مسلمانوں کے لئے یہ ضروری امر ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی زبان سے نکلنے والے ہر ہر لفظ کو دل و جان سے تسلیم کرلیں اور اس کے مطابق اپنی زندگی بھی گزاریں۔ کیونکہ اسی میں انسان کی دنیا و آخرت کی کامیابی ہے۔

5. غیر اللہ کی بندگی کا الزام

حضور ﷺ نے مکہ کے بت پرست معاشرے میں آنکھ کھولی اور اہلِ مکہ توحید کے تصور سے واقف ہونے کے باوجود بتوں کی پرستش میں مصروف تھے۔ ان کا عقیدہ یہ تھا کہ یہ بت ان کے لئے خدا کے تقرب کا ذریعہ ہیں۔ حضور ﷺ نے آغازِ نبوت میں ہی توحید کا پرچار کیا اور بت پرستوں کو ایک اللہ کے سامنے جھکنے کی تلقین کرتے رہے۔ آپ ﷺ نے اپنی پوری زندگی حتیٰ کہ نبوت سے پہلے بھی کبھی بھی کسی بت کی پوجا نہیں کی۔ اور نبوت ملنے کے بعد آپ ﷺ نے لوگوں کو ایک الٰہ کی بندگی کی دعوت دی، کیونکہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا مشن ہی یہ ہے۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ[27]

"ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو!) صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے بچو۔"

غیر مسلم آپ ﷺ کی سیرت پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ آپ بت پرستی کی طرف مائل تھے کیونکہ آپ نے ابتدا میں نہ تو توحید کا پرچار کیا اور نہ ہی بتوں کی مخالفت کی۔ مگر اس الزام کی مخالفت کی سب سے بڑی دلیل فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کا بتوں کو پاش پاش کرنا ہے۔ یہ تمام دلائل ان غیر مسلموں کے علم میں بھی ہیں اس کے باوجود وہ اپنے اس الزام سے پیچھے نہیں ہٹے۔ ایلائس سپرنگا جو کہ ایک آسٹرین عیسائی مستشرق تھا وہ کہتا ہے کہ پیغمبرِ اسلام اپنے دعویٰ نبوت سے پہلے بتوں کی عبادت کرتے تھے:

"Up to his fortieth year Mohammad devoutly worshipped the gods of his fathers. The predominance of his imaginative powers, and his peculiar position, gave him a turn for religious meditation. He annually spent the month of Ramadhan in seclusion in a cave of mount Hara, where the Qorayshites used to devote themselves to ascetic exercises.[28]

"چالیسویں سال تک محمد نے عقیدت سے اپنے باپ دادا کے دیوتاؤں کی پوجا کی۔ ان کی تخیلاتی قوتوں کے غلبہ اور ان کی مخصوص حالت نے انہیں مذہبی مراقبہ کی طرف موڑ دیا۔ اس نے ہر سال رمضان کا مہینہ غارِ حرا میں تنہائی میں گزارا تھا، جہاں قریشی

[26] Muhammad: Prophet and Statesman, P 22

[27] النحل، 36:16

[28] Sprenger, Aloys, The Life of Mohammad From Original Sources, The Presbyterian Mission Press, London, 1851, p 94

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

باشندے اپنے آپ کو روحانی عبادت کے لئے وقف کرتے تھے۔"

اسی طرح ایک اور غیر مسلم سیرت نگار مائیکل کک نے نبی اکرم ﷺ پر اس چیز کا الزام عائد کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کفار کے ساتھ ان کے بتوں کو اپنے مذہب میں مقام دینے پر آمادہ ہو گئے تھے۔ وہ لکھتا ہے:

"Muhammad had actually received his supposedly divine message from human sources – but there was no real trouble until Muhammad began to disparage the local pagan gods. This was considered offensive. Even then the pagan showed great willingness to compromise. They offered to make Muhammad a king, or to obtain suitable medical treatment for his psychotic condition. Certainly on the one occasion when Muhammad yielded to the temptation to allow the pagan god a place in his religion."[29]

"محمد الہامی پیغام انسانی ذرائع سے وصول کر رہے ہیں۔ بہر حال محمد ﷺ کی مشکلات میں اضافہ بتوں کو برا بھلا کہنے سے ہوا تھا۔ بت پرستوں نے محمد ﷺ سے سمجھوتہ کرنے پر شدید خواہش ظاہر کرتے ہوئے انہیں بادشاہ بنانے اور ان کا نفسیاتی علاج کرانے کی پیشکش کی اور ایک موقعہ پر محمد ﷺ اس لالچ میں ان کے بتوں کو مذہب میں مقام دینے پر آمادہ ہو گئے۔"

مصنف کے نزدیک (نعوذ باللہ) کفار نے محمد ﷺ کو اس بات پر آمادہ کر لیا تھا کہ وہ دین اسلام میں بت پرستی کو مقام دیں گے۔ جبکہ قرآن میں اس کی شدید الفاظ میں نکیر ہے۔

قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدْتُمْ وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ[30]

"آپ کہہ دیجئے کہ اے کافرو! نہ میں عبادت کرتا ہوں اس کی جس کی تم عبادت کرتے ہو۔ نہ تم عبادت کرنے والے ہو اس کی جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ اور نہ میں عبادت کروں گا جس کی تم عبادت کرتے ہو۔ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کر رہا ہوں۔ تمہارے لیے تمہارا دین ہے اور میرے لیے میرا دین ہے۔"

پیر کرم شاہ ازہری رحمۃ اللہ علیہ نے غیر مسلموں کے شرک اور بت پرستی کے حوالے سے جو نبی اکرم ﷺ پر عائد کردہ الزامات کو تفصیل و ترتیب سے لکھا ہے:

1۔ تین سال تک حضور ﷺ نے نہ تو توحید کا تصور پیش کیا اور نہ ہی آپ نے بتوں کے خلاف کچھ کہا۔

2۔ قرآن حکیم بتوں کے وجود کا انکار نہیں کرتا بلکہ ان کی طاقت کا انکار کرتا ہے

3۔ حضور ﷺ نے بعض بتوں کی مخالفت کی اور بعض بتوں کے متعلق نرم رویہ اختیار کیا۔

4۔ حضور ﷺ نے بتوں کو فرشتے قرار دیا اور ان کی شفاعت کو تسلیم کیا، آپ نے صرف ان کو خدا کی بیٹیاں کہنے سے منع کیا۔

5۔ اسلام نے شرک کو ختم کیا لیکن مشرکانہ رسوم کو جاری رکھا۔

6۔ ابتدا میں حضور ﷺ کے عقائد اپنے ہم قوم لوگوں کے عقائد سے ملتے جلتے تھے۔[31]

غیر مسلموں نے اس حوالے سے حضور ﷺ پر جتنے بھی الزامات عائد کئے ہیں وہ سب کے سب بے بنیاد ہیں، فرضی ہیں اور ان کی سرے سے کوئی حقیقت نہیں۔ بلکہ اسلام کا سب سے پہلا نعرہ ہی نعرہ توحید ہے۔ اور آپ ﷺ نے فریضہ نبوت کا آغاز بتوں کی مخالفت سے کیا۔

---

[29] Cook, Michael, Muhammad(Past Master), Oxford university Press, 1st Edition 1983, p16-17

[30] الکافرون، 109:1-6

[31] الازہری، پیر محمد کرم شاہ، ضیاء القرآن پبلیکیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور، پاکستان، طبع اول ذیقعدہ 1418ھ، ضیاء النبی ﷺ، ج7، ص366

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

خلاصہ بحث:

غیر مسلم سیرت نگاروں کی کثیر تعداد ہے کہ جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کیا، سیرت کے حوالہ سے بعض غیر مسلموں کی سوچ میں یکسانیت پائی گئی اور بعض کی فکر دوسرے کی فکر سے مختلف تھی جس سے ان کے نظریات میں واضح طور پر تضاد پایا گیا۔

مطالعہ سیرت کے حوالے سے غیر مسلم سیرت نگاروں کا سب سے اہم ہتھیار ہے وہ تنقیدی رجحان کا ہے۔ تنقیدی رجحان کا مقصد یہی تھا کہ مسلمانوں کے مذہب کو مشکوک بنایا جائے، تاکہ مسلمانوں کو اپنے مذہب سے نفرت ہو جائے۔ غیر مسلم سیرت نگاروں نے وحی الٰہی جو نسل انسانی کے لیے خدائی دستور ہے اس کے نزول کی کیفیت کو مرگی کے دوروں سے تعبیر کیا ہے حالانکہ یہ ان کا ایک فرضی مفروضہ ہے جو کہ گھڑا گیا ہے جس کی کوئی بھی حقیقت نہیں، اس طرح نبی اکرم ﷺ پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ آپ نے نئے دین کو گھڑا ہے، آپ اپنے لیے امتیازی حیثیت حاصل کرنا چاہتے تھے، حضور ﷺ کے ذرائع علم پر اعتراض کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات کے ماخذ کو عیسائیوں کی تعلیمات قرار دیا گیا، آپ نے اپنے دین کا علم عیسائیوں سے حاصل نہیں، نبی اکرم ﷺ کی رسالت کو بھی مشکوک بنایا گیا، کہا گیا کہ آپ ﷺ کو اپنے رسول ہونے کے بارے میں شک تھا۔

غیر مسلم سیرت نگاروں نے نبی اکرم ﷺ پر غیر اللہ کی بندگی کا الزام بھی عائد کیا کہ آپ ﷺ نے اسلام میں بت پرستی کو مقام دیا۔ نبی اکرم ﷺ کی سیرت میں مذہب سے متعلقہ جو امور تھے ان کو بڑی اہمیت حاصل ہے ان پر اعتراض کرنا گویا کہ دین اسلام کی عمارت کو گرانا ہے اور ان لوگوں نے ایسا ہی کیا کہ دین اسلام کو مشکوک بنا دیا جائے، تاکہ لوگ اسلام اور پیغمبر اسلام سے بیزار ہو جائے۔

اس بحث میں سیرت سے متعلقہ مذہبی امور پر جو غیر مسلم سیرت نگاروں کا نقد ہے، دلائل کے ساتھ ان کے نقد کا تجزیہ بھی کیا گیا ہے، اور اس بات کو ثابت کیا گیا ہے غیر مسلم مؤرخین کے تمام اعتراضات محض تعصب اور فرضی مفروضات پر ہیں۔

مصادر و مراجع

1. آل عمران 85:3
2. البقرۃ، 38:2
3. الانفال، 2:8
4. ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر، تفسیر القران العظیم، دار الکتب العلمیۃ منشورات محمد علی، یضون، بیروت، لبنان، ج4، ص9
5. Gibbon, Edward, The decline and the fall of the Roman Empire, London, Dant & Sons, 1962, v ol. 5, p 270
6. The decline and the fall of the Roman Empire, p: 270
7. Watt, Montgomery, Muhammad Prophet and Statesman, Oxford University Press, Amen House, London, 1961, p18،19
8. قاسمی، ڈاکٹر محمد شمیم اختر، سیرتِ نبوی ﷺ پر اعتراضات کا جائزہ، مکتبہ قاسم العلوم، لاہور، پاکستان، ص91-92
9. آل عمران، 19:3
10. احراری، عبد العلیم، سیرۃ نبویؐ اور مستشرقین، مکتبہ جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی، ہندوستان، 1929ء، ص13-14
11. الاعراف، 157:7
12. الصف: 6:61
13. الانعام، 20:6
14. النساء، 164،163:4
15. الشوریٰ، 13:42
16. مودودی، سید ابو الاعلیٰ، مولانا، تفہیم القرآن، مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، نئی دہلی، ہندوستان، 2002ء، ج4، ص486

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

17. المائدۃ،67:5
18. النجم،53:4-3
19. سیرت نبوی ﷺ پر اعتراضات کا جائزہ، ص185
20. Margoliouth, David Samuel,Mohammad and the rise of Islam,G.P.putnam's Sons New York/London, 1905, p 9
21. Watt, William Montgomery, Muhammad at Mecca, Oxford University Press Amer House, London, p 39
22. ندوی،ڈاکٹر محمد ثناءاللہ،علومِ اسلامیہ اور مستشرقین،ادارہ نشریات،لاہور،پاکستان،2009ء،ص21
23. جیلانی،ڈاکٹر عبدالقادر،اسلام،پیغمبرِ اسلام اور مستشرقین کا اندازِ فکر،مرتب آصف اکبر،کتاب سرائے بیت الحکمت لاہور،پاکستان،1441ھ۔2002ء،ص197
24. Muhammad: Prophet and Statesman, P 12
25. Muhammad: Prophet and Statesman, P 22
26. النحل،16:36
27. Sprenger, Aloys, The Life of Mohammad From Original Sources, The Presbyterian Mission Press, London, 1851, p 94
28. Cook, Michael, Muhammad(Past Master), Oxford university Press, 1st Edition 1983, p16-17
29. الکافرون،109:1-6
30. الازھری، پیر محمد کرم شاہ،ضیاءالقرآن پبلیکیشنز،گنج بخش روڈ،لاہور،پاکستان، طبع اول ذیقعدہ1418ھ،ضیاءالنبی ﷺ،ج7،ص366

REFERENCES.

1. Al-Imran 3: 85
2. Al-Baqarah, 2: 38
3. Al-Anfal, 8: 2
4. Ibn Kathir, Abu al-Fada Ismail bin Umar, Tafsir al-Qur'an al-Azeem, Dar Kitub al-Ulamiya Manifesto Muhammad Ali, Yazun, Beirut, Lebanon, vol. 4, p. 9
5. Gibbon, Edward, The decline and the fall of the Roman Empire, London, Dant & Sons, 1962, vol. 5, p 270
6. The decline and the fall of the Roman Empire, p: 270
7. Watt, Montgomery, Muhammad Prophet and Statesman, Oxford University Press, Amen House, London, 1961, p 18,19
8. Qasimi, Dr. Muhammad Shamim Akhtar, A Review of Objections to the Seerat-e-Nabvi (peace be upon him), Maktaba Qasim-ul-Uloom, Lahore, Pakistan, pp. 91-92 9. Aal-e-Imran, 3: 19
10. Ahrari, Abdul Aleem, Seerat-e-Nabvi (peace be upon him) and Orientalists, Maktaba Jamia Millia Islamia, Delhi, India, 1929, pp. 13-14
11. Al-Araf, 7: 157
12. Al-Saff:61:6
13. Al-An'am, 6: 20
14. Al-Nisa, 4: 163, 164

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.01 (2025)

15. Al-Shura, 42:13
16. Maududi, Syed Abu Al-Ala, Maulana, Tafheem-ul-Quran, Markazi Maktaba Islamic Publishers, New Delhi, India, 2002, Vol. 4, p. 486
17. Al-Ma'idah, 5: 67
18. Al-Najm, 53: 4-3
19. A Review of Objections to the Biography of the Prophet Muhammad (peace be upon him), p. 185
20. Marguliouth, David Samuel, Mohammad and the Rise of Islam, G.P. Putnam's Sons New York/London, 1905, p. 9
21. Watt, William Montgomery, Muhammad at Mecca, Oxford University Press Amer House, London, p. 39
22. Nadwi, Dr. Muhammad Sanaullah, Islamic Studies and Orientalists, Idara Nashari, Lahore, Pakistan, 2009, p. 21
23. Jilani, Dr. Abdul Qadir, Islam, the Prophet of Islam and the Orientalists' Way of Thinking, compiled by Asif Akbar, Kitab Saray-e-Bayt Al-Hikmat Lahore, Pakistan, 1441 AH-2002, p. 197
24. Muhammad: Prophet and Statesman, p 12
25. Muhammad: Prophet and Statesman, p 22
26. Al-Nahal, 16: 36
27. Sprenger, Aloys, The Life of Mohammad From Original Sources, The Presbyterian Mission Press, London, 1851, p 94
28. Cook, Michael, Muhammad (Past Master), Oxford University Press, 1st Edition 1983, p16-17
29. Al-Kaafiroon, 109: 1-6
30. Al-Azhari, Pir Muhammad Karam Shah, Zia-ul-Quran Publications, Ganj Bakhsh Road, Lahore, Pakistan, first edition Dhu al-Qa'dah 1418 AH, Zia-un-Nabi, vol. 7, p. 366